

روم نظریہ قائم کرتا ہے - نمبر چودہ

مسیح کی عکاسی اور درندے کی شبیہ کی تشکیل: آخری دنوں میں ایک نبوتی مماثلت

Jeff Pippenger

2024-09-02

وہ نبوت کی لکیر جو یہ تعین کرتی ہے کہ کب ریاست ہائے متحدہ حیوان کے لیے اور اُس کی مانند ایک شبیہ قائم کرتی ہے، اس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے جب پروٹسٹنٹ ازم کا سینگ مسیح کی شبیہ تشکیل دے رہا ہوتا ہے۔ یہ تشکیل بالخصوص دانی ایل کے دسویں باب میں متعین کی گئی ہے، جب دانی ایل آئینہ نما، سبب بننے والی "مارہ" رؤیا کو دیکھتا ہے۔ دانی ایل اُن کی نمائندگی کرتا ہے جو مسیح کو تکتے ہیں، اور یوں وہ مسیح کے کردار کی عکاسی کرتے ہیں۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار، جن کی نمائندگی دسویں باب میں دانی ایل کرتا ہے، اپنے باطن میں مسیح کی شبیہ صرف اسی وقت بناتے ہیں جب وہ اُس کے کردار کو تکتے ہیں۔ دیکھتے دیکھتے وہ تبدیل ہو جاتے ہیں۔

حیوان کی شبیہ خود حیوان کی عکاسی کرتی ہے، اور حیوان کی شبیہ کی تشکیل خدا کے لوگوں کے لیے ایک عظیم آزمائش ہے، جس کے ذریعے ان کی ابدی تقدیر کا فیصلہ ہوگا۔ جب پروٹسٹنٹ کلیسائیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حکومت پر قابو پالیں گی، تو وہ کلیسا اور ریاست کے اس نظام کی ایک شبیہ قائم کر چکی ہوں گی جو اُس کنٹرول کے ڈھانچے کی نشاندہی کرتی ہے جسے پاپائی اقتدار نے اس وقت استعمال کیا تھا جب سیاسی حمایت ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ اسی زمانے میں مسیح کی شبیہ اُس کے آخری ایام کے لوگوں میں تشکیل پائے گی۔ تاہم دانی ایل کے ساتھ ایسے بھی تھے جنہوں نے رؤیا کو نہ دیکھا، کیونکہ وہ رؤیا سے بھاگ گئے تھے۔ وہ حیوان کی شبیہ کی تشکیل کے امتحان میں اس لیے ناکام رہے کہ انہوں نے آزمائش کے زمانے میں اپنے اندر مسیح کی شبیہ بننے نہ دی۔

انعکاس کے روحانی اصول کی تکمیل ایسے آئینے میں دیکھنے سے ہوتی ہے جو مسیح کی نمائندگی کرتا ہے، اور چونکہ "marah" کی رؤیت ایک سببی رؤیت ہے، اس لیے آئینے میں مسیح کی شبیہ انسانیت میں مسیح کی شبیہ پیدا کرتی ہے۔ ایک حقیقی آئینہ اس شخص کی تصویر منعکس کرتا ہے جو اس میں دیکھتا ہے، لیکن اس اصول کا روحانی اطلاق آئینے سے متعلق متغیرات رکھتا ہے۔ جو لوگ محض "کلام کے سننے والے ہیں، اور کرنے والے نہیں،" وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے، اپنی راہ لیتا ہے، اور فوراً بھول جاتا ہے کہ وہ کیسا آدمی تھا۔" وہ آئینے کی طرف دیکھتے ہیں اور صرف انسانیت کو دیکھتے ہیں۔

وہ دوسرا طبقہ جو "بھولنے والے سننے والے نہیں، بلکہ عمل کرنے والے" ہیں، خدا کی شریعت کو دیکھتے ہیں؛ وہ آئینے میں مسیح کو دیکھتے ہیں۔ کام یہ ہے کہ سمجھا جائے کہ انعکاس کے اصول کی ایک "قدرتی" حقیقت بھی ہے اور ایک روحانی حقیقت بھی۔ دانیال اُن لوگوں کی مثال پیش کرتا ہے جنہوں نے یہ "کام" کیا، کیونکہ باب نو اور دس میں وہ اُس کام کو واضح کرتا ہے جو انعکاس کے روحانی اصول کو پیدا کرتا ہے۔

ان دنوں میں دانی ایل تین پورے ہفتوں تک ماتم کرتا رہا۔ میں نے لذیذ روٹی نہیں کھائی، نہ گوشت میرے منہ میں آیا اور نہ شراب، اور میں نے بالکل بھی اپنے آپ کو تیل سے مسح نہ کیا، یہاں تک کہ تین پورے ہفتے مکمل ہو گئے۔ دانی ایل 10:1، 2۔

جبرائیل نے اٹھویں باب کی رؤیا کی جزوی تعبیر دانی ایل کو دی تھی، مگر دانی ایل نے اسے پوری طرح نہیں سمجھا تھا۔

اور میں دانی ایل ے ہوش ہو گیا اور چند روز تک بیمار رہا؛ پھر میں اٹھا اور بادشاہ کے کام میں لگ گیا؛ اور میں اس رویا پر حیران تھا، لیکن کوئی اسے سمجھ نہ سکا۔ دانی ایل 8:27۔

سسٹر وانٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ دانی ایل آٹھویں باب کے پیغام کی تعبیر کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا، وہ تعبیر جو جبرائیل نویں باب میں دانی ایل کے پاس لے کر آیا تھا۔

ایک نئی اور زیادہ گہری سنجیدگی کے ساتھ، ملنے پھینکے پیشین گوئیوں کے جائزے کو جاری رکھا؛ جو بات اب نہایت عظیم اہمیت اور ہمہ گیر دلچسپی کی حامل دکھائی دیتی تھی، اس کے مطالعے کے لیے دنوں کے ساتھ ساتھ پوری پوری راتیں بھی وقف کر دی گئیں۔ دانیال کے آٹھویں باب میں وہ 2300 دنوں کے نقطہ آغاز کا کوئی سراغ نہ پا سکا؛ فرشتہ جبرائیل کو اگرچہ دانیال کو رؤیا سمجھانے کا حکم تھا، مگر اس نے اسے صرف جزوی توضیح دی۔ جب کلیسیا پر آنے والے خوفناک جبر و ستم کی تصویر نبی کی رؤیا میں منکشف ہوئی تو جسمانی قوت جواب دے گئی۔ وہ مزید برداشت نہ کر سکا اور فرشتہ کچھ مدت کے لیے اسے چھوڑ گیا۔ دانیال "بیہوش ہو گیا، اور کچھ دن بیمار رہا۔" وہ کہتا ہے، "اور میں اس رؤیا پر حیران تھا، مگر اسے کوئی سمجھ نہ سکا۔"

تاہم خدا نے اپنے فرستادہ کو حکم دیا تھا: 'اس شخص کو رؤیا سمجھا دے۔' یہ تفویض ضرور پوری ہونی تھی۔ اسی کی تعمیل میں، کچھ عرصہ بعد فرشتہ دانی ایل کے پاس لوٹا اور کہا: 'میں اب تجھے دانائی اور فہم دینے کے لیے نکلا ہوں؛' پس اس بات کو سمجھ، اور رؤیا پر غور کر۔' دانی ایل 8:27، 9:22؛ 16، 23، 25-27۔ باب 8 کی رؤیا میں ایک اہم نکتہ بلا وضاحت رہ گیا تھا، یعنی وقت سے متعلق—دو ہزار تین سو دن کی مدت؛ لہذا جب فرشتہ اپنی تشریح دوبارہ شروع کرتا ہے، تو وہ زیادہ تر وقت ہی کے موضوع پر زور دیتا ہے۔ عظیم کشمکش، 325۔

دسویں باب میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ دانی ایل کو "رویا" اور "امر" کی سمجھ تھی، لیکن دانی ایل مزید روشنی چاہتا تھا، چنانچہ اس نے اسے سمجھ کو پانے کے لیے دل میں ٹھان لیا اور اکیس دن تک روزہ رکھا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ زمانہ آخر کے ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو انعکاس کے روحانی اصول کو سمجھتے ہیں، جس کی مثال قدرتی اصول انعکاس سے دی جاتی ہے۔ اس فہم کی جھلک ان کے اعمال میں نظر آتی ہے، اور ان کے اعمال کو دانی ایل اس طرح پیش کرتا ہے کہ وہ خدا کے نبوی کلام کی صحیح تفہیم کے طالب ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ رویا سے بھاگ گئے، ظاہر ہے کہ وہ خدا کے نبوی کلام کی درست تفہیم کے متلاشی نہ تھے۔

خدا کے نبوتی کلام کی وہ سچائی جیسے سمجھنے کی شدید تڑپ دانی ایل میں دکھائی گئی ہے، آخری دنوں کی روشنی ہے، کیونکہ دانی ایل ایک لاکھ چوالیس ہزار کا نمونہ ہے۔ اس لیے دانی ایل ایک ایسے گروہ کی نمائندگی کرتا ہے جو خدا کے نبوتی کلام کی اس روشنی کو سمجھنے کی جستجو میں ہیں، جسے مہلت کے بند ہونے سے پہلے آخری آزمائش کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اسی حوالے سے، یسوع مسیح کا مکاشفہ ہی ہے جس کی مہر مہلت کے بند ہونے سے عین پہلے کھولی جاتی ہے، مگر یہی وہ آزمائش بھی ہے جسے حیوان کی شبیہ کی تشکیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

درندے کی شبیہ کی تشکیل براہ راست اس عمل کی نشان دہی کرتی ہے کہ درندے کی شبیہ کس طرح تیار ہوتی ہے۔ اس حقیقت کا صحیح تعین اس وقت تک ممکن نہیں جب تک پہلے آزمائش کے بنیادی موضوع، یعنی درندے، کی شناخت نہ کر لی جائے۔ یہی درندہ طے کرتا اور واضح کرتا ہے کہ شبیہ کس طرح تشکیل پاتی ہے۔

لیکن 'درندہ کے لیے شبیہ' کیا ہے، اور یہ کس طرح تشکیل پائے گی؟ یہ شبیہ دو سینگوں والے درندے کے ذریعے بنائی جاتی ہے، اور وہ درندے کے لیے ایک شبیہ ہے۔ اسے درندہ کی شبیہ بھی کہا جاتا ہے۔ پس یہ جاننے کے لیے کہ یہ شبیہ کیسی ہے اور یہ کس طرح تشکیل پائے گی، ہمیں خود درندے یعنی پاپائیت کی خصوصیات کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

"جب ابتدائی کلیسیا انجیل کی سادگی سے ہٹ کر بت پرستانہ رسوم و رواج کو قبول کرنے سے فاسد ہو گئی، تو اس نے خدا کی روح اور قدرت کھو دی؛ اور لوگوں کے ضمیروں کو قابو میں رکھنے کے لیے اس نے دنیوی اقتدار کی حمایت چاہی۔ اس کا نتیجہ پاپائیت تھا، ایک ایسی کلیسیا جس نے ریاست کی طاقت کو قابو میں رکھا اور اسے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کیا، خصوصاً 'بدعت' کی سزا دینے کے لیے۔ امریکہ کے لیے حیوان کی شبیہ قائم کرنے کے لیے، ضروری ہے کہ مذہبی قوت سول حکومت پر اس طرح قابو پالے کہ ریاست کا اختیار بھی کلیسیا کے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کیا جائے۔" عظیم کشمکش، 443۔

اس لئے "تصویر کیسی ہے اور یہ کیسے بنے گی یہ جاننے کے لیے ہمیں خود درندے—یعنی پاپائیت—کی خصوصیات کا مطالعہ کرنا ہوگا۔" یہ وہی درندہ ہے جو اُس رویا کو قائم کرتا ہے جو آخری ایام کی آزمائش ہے اور جو مہلت ختم ہونے سے عین پہلے برپا کی جاتی ہے۔ دانئیل نے رویا اور امر کو سمجھ لیا۔

فارس کے بادشاہ کورش کے تیسرے سال دانی ایل پر ایک بات ظاہر ہوئی، جس کا نام بلطشاصر کہلاتا تھا؛ اور وہ بات سچی تھی، لیکن وقت مقرر بہت طویل تھا؛ اور اُس نے اُس بات کو سمجھا اور رؤیا کی سمجھ بھی پائی۔ دانی ایل 10:1

یہ رؤیا دو ہزار تین سو سال کی "mareh" رؤیا ہے۔ "چیز" عبرانی لفظ "dabar" ہے، جس کے معنی "لفظ" ہیں۔ یہی لفظ ("dabar") جو پہلی آیت میں "چیز" کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے، باب نو آیت تئیس میں "امر" کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔

ہاں، جب میں دعا میں کلام کر رہا تھا، تبھی وہ شخص جبرائیل، جسے میں نے ابتدا میں رؤیا میں دیکھا تھا، تیزی سے اُڑتے ہوئے شام کی قربانی کے وقت کے قریب مجھ کو چھو گیا۔ اور اُس نے مجھ سمجھایا اور مجھ سے بات کی اور کہا، اے دانی ایل، میں اب اس لیے نکلا ہوں کہ تجھے دانائی اور سمجھ دوں۔ تیری التجاؤں کے شروع ہی میں حکم صادر ہوا، اور میں تجھے بتانے آیا ہوں؛ کیونکہ تو نہایت محبوب ہے۔ پس اس بات کو سمجھ اور رؤیا پر غور کر۔ دانی ایل 9:21-23۔

جبرائیل دانیاہ کی دعا کے جواب میں دانیاہ کے پاس آتا ہے، جو اُس بصیرت کے ساتھ وابستہ ہے جو دانیاہ کو اُس وقت حاصل ہوئی تھی جب اُس نے یہ سمجھ لیا تھا کہ وہ ایسی اسیری میں ہے جس کی نمائندگی احبار باب چھبیس میں بیان کردہ پراگندگی کرتی تھی۔

اس کی سلطنت کے پہلے سال میں، میں دانی ایل نے کتابوں کے مطالعہ سے برسوں کی اس تعداد کو سمجھا جس کے بارے میں خداوند کا کلام نبی یرمیاہ پر آیا تھا، یعنی یہ کہ یروشلم کی ویرانیوں کے لیے ستر سال پورے ہوں گے۔ دانی ایل 9:2۔

یرمیاہ کی نشاندہی کردہ اسیری نے دانی ایل کو موسیٰ کے قلم بند کردہ "سات زمانوں" کی اسیری تک پہنچایا، جو بیک وقت "قسم" بھی تھی اور "لعنت" بھی۔

ہاں، تمام اسرائیل نے تیری شریعت سے تعدی کی ہے، بلکہ روگردانی کی تاکہ وہ تیری آواز کے فرمانبردار نہ ہوں؛ اس لیے لعنت ہم پر انڈیل دی گئی ہے، اور وہ قسم بھی جو خدا کے خادم موسیٰ کی شریعت میں لکھی ہوئی ہے، کیونکہ ہم نے اس کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اور اس نے اپنے کلام کو قائم کیا، جو اس نے ہمارے خلاف اور ہمارے اُن قاضیوں کے خلاف کہا تھا جو ہمارا انصاف کرتے تھے، ہم پر بڑی بلا لا کر؛ کیونکہ تمام آسمان کے نیچے ایسا نہیں ہوا جیسا یروشلم پر ہوا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ کی شریعت میں لکھا ہے، یہ ساری بلا ہم پر آ پڑی ہے؛ تو بھی ہم نے خداوند اپنے خدا کے حضور دعا نہ کی کہ ہم اپنی بدکاریوں سے پھر جائیں اور تیری سچائی کو سمجھیں۔ دانی ایل 9:11-13۔

یرمیاہ اور موسیٰ، ان دو گواہوں کی رو سے دانی ایل نے سمجھا کہ یروشلم پر جو ویرانی لائی گئی تھی وہ "لعنت" "موسیٰ کی" تھی جو قدیم اسرائیل پر "انڈیلی گئی" تھی۔ سسٹر وانٹ یرمیاہ کی

گواہی کو "کلیسیا کے لیے گواہیاں" کہتی ہیں، اور اسی حوالے سے یرمیاہ کو آخری ایام کی روح نبوت کے طور پر پہچانا جاتا ہے، کیونکہ آخری ایام میں "کلیسیا کے لیے گواہیاں" یہی چیز ہے۔ یرمیاہ روح نبوت کی نمائندگی کرتا ہے اور موسیٰ بائبل کی نمائندگی کرتا ہے۔

دانی ایل اُن آخری ایام کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو اُن دو گواہوں سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ پراگندہ کر دیے گئے ہیں، اور جو بائبل اور روح نبوت سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بیدار کیے گئے ہیں، جیسے دانی ایل کو اس حقیقت کا ادراک ہوا تھا کہ وہ (وہ لوگ) اسیری میں تھے، اور یہ کہ اس اسیری کو خدا کے کلام نبوت میں ظاہر کیا گیا تھا۔

آخری ایام میں خدا کے لوگوں کا تجربہ دس کنواریوں کا تجربہ ہے۔

"متی ۲۵ کی دس کنواریوں کی تمثیل ایڈونٹسٹ لوگوں کے تجربے کی بھی عکاسی کرتی ہے۔"
"عظیم کشمکش، ۳۹۳۔"

دس کنواریوں کی تمثیل میں تاخیر کا زمانہ باب نو میں دانی ایل کی اسی بیداری کی نمائندگی کرتا ہے۔ دو مقدس گواہوں کی بنیاد پر دانی ایل نے جان لیا کہ اس کی پوری زندگی خدا کے کلام میں موجود ایک مخصوص نبوت کی تکمیل تھی۔ اس نبوت نے دانی ایل کو اس حل کی طرف رہنمائی کی جو ضروری تھا اگر دانی ایل کو اگلے ہی باب میں اس کے ساتھ ہونے والی بات کے لیے تیار ہونا تھا۔ اسی طرح، جب ملرائٹس نے دس کنواریوں کی تمثیل کو پورا کیا، تو انہیں بھی اس حقیقت کے لیے بیدار ہونا پڑا کہ پہلی مایوسی اور تاخیر نے انہیں سلا دیا تھا۔ تمام انبیا آخری ایام کی نمائندگی کرتے ہیں۔

دانیال کی بیداری اور ملرائٹس کی بیداری آخری دنوں میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی بیداری کے دو گواہ ہیں۔

"یسوع اور تمام آسمانی لشکر نے اُن لوگوں پر ہمدردی اور محبت سے نگاہ کی جنہوں نے میٹھی تمنا کے ساتھ اُس کو دیکھنے کی آرزو کی تھی جس سے اُن کی جانیں محبت کرتی تھیں۔ فرشتے اُن کے گرد منڈلا رہے تھے تاکہ آزمائش کی گھڑی میں انہیں سنبھالیں۔ جنہوں نے آسمانی پیغام کو قبول کرنے میں کوتاہی کی تھی وہ تاریکی میں چھوڑ دیے گئے، اور خدا کا غضب اُن کے خلاف بھڑک اٹھا، کیونکہ وہ اُس روشنی کو قبول نہ کرتے تھے جو اُس نے اُن کے لیے آسمان سے بھیجی تھی۔ وہ وفادار مگر مایوس لوگ جو یہ سمجھ نہ سکے کہ اُن کا خداوند کیوں نہ آیا، تاریکی میں نہیں چھوڑے گئے۔ انہیں پھر اپنی بائبلوں کی طرف رہنمائی کی گئی تاکہ نبوتی مدتوں کی تحقیق کریں۔ خداوند کا ہاتھ اعداد پر سے ہٹا لیا گیا، اور غلطی واضح کر دی گئی۔ انہوں نے دیکھا کہ نبوتی مدتیں 1844 تک پہنچتی ہیں، اور وہی دلائل جو انہوں نے یہ دکھانے کے لیے پیش کیے تھے کہ نبوتی مدتیں 1843 میں ختم ہو جاتی ہیں، ثابت کرتے تھے کہ وہ 1844 میں ختم ہوں گی۔ خدا کے کلام کی روشنی اُن کے موقف پر چمکی، اور انہوں نے ایک ٹھہراؤ کا وقت دریافت کیا—'اگرچہ وہ [رویہ] دیر کرے، تو اس کا انتظار کرنا۔' مسیح کی فوری آمد سے اپنی محبت میں، انہوں نے رویہ کی اس تاخیر کو نظر انداز کر دیا تھا، جو اس لیے مقرر کی گئی تھی کہ حقیقی انتظار کرنے والوں کو ظاہر کرے۔ پھر اُن کے پاس وقت کی ایک تعین تھی۔ تاہم میں نے دیکھا کہ اُن میں سے بہت سے اپنی سخت مایوسی سے اوپر نہ اٹھ سکے کہ وہ اُس درجے کے جوش اور توانائی کے حامل ہو سکیں جو 1843 میں اُن کے ایمان کی پہچان تھی۔" ابتدائی تحریریں، 236۔

تمثیل کی تکمیل میں، ملیرائٹس نے "رویہ کی تاخیر کو نظر انداز کر دیا تھا،" لیکن وہ "دوبارہ" اپنی بائبلوں کی طرف رہنمائی کیے گئے تاکہ نبوی ادوار کی جستجو کریں۔ خداوند کا ہاتھ اعداد و شمار سے ہٹا لیا گیا، اور غلطی کی توضیح کر دی گئی۔ "دانی ایل کو بائبل کی طرف رہنمائی کی گئی اور "خداوند کا ہاتھ" "نبوی ادوار" سے ہٹا لیا گیا، اور جب دانی ایل بطور عامل، محض سننے والا نہیں، فعال ایمان کے ذریعے اس نے یہ ثابت کیا کہ وہ یرمیاہ اور موسیٰ کے پیغام کو سمجھتا ہے، لاویوں باب

چھبیس میں دی گئی ہدایات پر عمل کر کے اور خدا کے لوگوں کی منتشر حالت کے تدارک و حل کو اختیار کر کے، تب "توضیح" دانی اپیل کو دی گئی۔

جب ایک لاکھ چوالیس ہزار آخری ایام میں تمثیل کے انتظار کے وقت کو اس کی حتمی اور نہایت کامل تکمیل میں پورا کریں گے، تو وہ یہ ایسے عرصے میں کریں گے جب "حیوان کی شبیہ کی تشکیل" ان کا بڑا امتحان ہوگا۔

ہم ان خیالات کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

'جب پھل نکل آتا ہے تو وہ فوراً درانتی چلا دیتا ہے، کیونکہ فصل آ پہنچی ہے۔' مسیح اپنی کلیسیا میں اپنی ذات کے اظہار کے لیے شدید اشتیاق کے ساتھ منتظر ہے۔ جب مسیح کی سیرت اُس کے لوگوں میں کامل طور پر دوبارہ پیدا ہو جائے گی، تب وہ انہیں اپنا سمجھ کر لینے کو آجائے گا۔"
Christ's Object Lessons 69

یہ خدا کے بارے میں غلط فہمی کی تاریکی ہے جو دنیا پر چھائی ہوئی ہے۔ لوگ اس کی صفات کا علم کھوتے جا رہے ہیں۔ اس کو غلط سمجھا گیا ہے اور اس کی غلط تعبیر کی گئی ہے۔ اس وقت خدا کی طرف سے ایک پیغام کا اعلان ہونا ہے، ایسا پیغام جو اپنے اثر میں منور اور اپنی قدرت میں نجات بخش ہو۔ اس کی صفات کو ظاہر کیا جانا ہے۔ دنیا کی تاریکی میں اس کے جلال کی روشنی، اس کی نیکی، رحمت اور سچائی کی روشنی پھیلائی جانی ہے۔

یہ وہ کام ہے جسے نبی اشعیا نے ان الفاظ میں بیان کیا: "اے یروشلم، جو خوشخبری سناتی ہے، اپنی آواز پوری قوت سے بلند کر؛ اسے بلند کر، مت ڈر؛ یہوداہ کے شہروں سے کہہ، دیکھو، تمہارا خدا! دیکھو، خداوند خدا قوی ہاتھ کے ساتھ آئے گا، اور اس کا بازو اس کے لیے حکومت کرے گا؛ دیکھو، اس کا اجر اس کے ساتھ ہے، اور اس کی مزدوری اس کے آگے ہے۔" اشعیا 40:9، 10.

"جو لوگ دلہے کی آمد کے منتظر ہیں، انہیں لوگوں سے کہنا ہے، 'دیکھو، تمہارا خدا۔' رحمت بھری روشنی کی آخری کرنیں، دنیا کو دی جانے والی رحمت کا آخری پیغام، اُس کے محبت بھرے کردار کا انکشاف ہے۔ خدا کے فرزندوں کو اُس کے جلال کو ظاہر کرنا ہے۔ اپنی ہی زندگی اور کردار میں انہیں یہ ظاہر کرنا ہے کہ خدا کے فضل نے ان کے لیے کیا کیا ہے۔" Christ's Object Lessons, 415.